



## سوال

(622) پانچ موذی جانور

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں نے ”الفواصق الخمس“ کے الفاظ سنے ہیں، ان کے کیا معنی ہیں؟ کیا ہمیں یہ حکم ہے کہ ان کو عمل کر دیں حتیٰ کہ حرم میں بھی قتل کر دیں؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

پانچ موذی چیزوں سے مراد ہیں (1) بھومیا - 2 - بچھو - 3 - باؤلاکتا - 4 - کوا اور - 5 - چیل۔ یہ وہ پانچ جانور ہیں، جن کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے:

”خَمْسٌ فَوَاصِقٌ، يُفْتَنَانِ فِي الْحَرَمِ (صحیح البخاری، جزاء الصيد، باب ما یقتل المحرم من الدواب، ج: 1829 و صحیح مسلم، الحج، باب ما یندب للمحرم وغیرہ قتلہ من الدواب فی الحکم والحریم، ج: 1198 واللفظ لہ)

”پانچ چیزیں موذی ہیں، انہیں حل و حرم میں ہلاک کر دیا جائے۔“

لہذا انسان کے لیے مسنون یہ ہے کہ وہ ان پانچ چیزوں کو قتل کرے خواہ اسے احرام باندھنا ہو یا نہ باندھا ہو اور خواہ وہ حدود حرم کے اندر ہو یا باہر کیونکہ بعض اوقات یہ ایذا اور نقصان پہنچانے کا باعث بنتی ہے اور ان پانچ چیزوں پر ان کو بھی قیاس کیا جائے گا جو ان جیسی ہو یا ان سے بھی زیادہ ایذا اور نقصان پہنچانے والی ہوں۔ البتہ گھروں میں آجانے والے سانپوں کو اس وقت تک قتل نہ کیا جائے، جب تک ان سے تین بار یہ نہ کہہ دیا جائے کہ تم یہاں سے چلے جاؤ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وہ جن ہوں۔ البتہ ان میں سے پھوٹے اور زہریلے سانپ اور جیش قسم کے سانپ کو ہر جگہ قتل کیا سکتا ہے خواہ وہ گھروں ہی میں کیوں نہ ہوں کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے اتر اور ذوا لطیفین کے سوا دیگر سانپوں کے قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اتر سے مراد وہ سانپ ہے جس کی دم پھوٹی ہو اور ذوا لطیفین سے مراد وہ ہے جس کی پشت پر دو سیاہ لکیریں ہوں۔ ان دونوں قسم کے سانپوں کو ہر جگہ اور ہر حال میں قتل کیا جاسکتا ہے، ان کے سوا دیگر سانپوں کو تین بار وارننگ دے بغیر قتل نہ کیا جائے۔ وارننگ اس طرح دی جائے کہ تم یہاں سے چلے جاؤ، میں تمہیں اپنے گھر میں بہنے کی اجازت نہیں دے سکتا، اس طرح کا کوئی اور کلمہ کہا جائے جس سے معلوم ہو کہ آپ اسے ڈرا کر بھاگ رہے ہیں اور اپنے گھر میں بہنے کی اجازت نہیں دے رہے اور اس کے بعد بھی اگر وہ گھر میں رہے تو وہ جن نہیں ہے یا اگر وہ جن ہو تو اس کے بعد اس کا خون رائیگاں ہے لہذا اسے قتل کر دیا جائے اور اگر اس حالت میں وہ زیادتی کرے تو اسے دور ہٹایا اور اپنا دفاع کیا جاسکتا ہے خواہ پہلی مرتبہ ہی ایسا ہو۔ اگر اپنے دفاع کے تیجے میں وہ قتل ہو جائے یا قتل کے بغیر اس سے ایذا سے بچنے کی کوئی اور صورت نہ ہو تو اسے قتل کر دیا جائے کیونکہ یہ اپنی جان کے دفاع کے باب سے ہوگا۔



هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

## فتاوى اسلاميه

ج 4 ص 471

محدث فتوى